اسرائیلی قوم
ریگستان میں

isrāīlī qaum registān meṅ

The Israelites in the Desert

(Urdu—Persian script)

© 2022 Chashma Media.
published and printed by
Good Word Communication Services Pvt. Ltd.
New Delhi, INDIA

Bible text is from UGV.
illus.: R. Gunther (www.lambsongs.co.nz), S. Bentley (www.freebibleimages.org)

for enquiries or to request more copies:
askandanswer786@gmail.com

اسرائیلیوں نے اپنے خدا سے کتنے معجزے دیکھے تھے۔ بار بار خدا نے اُن سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اُنہیں مصر کی غلامی سے چھڑائے گا۔ اب اُس کا وعدہ پورا ہو چکا تھا۔ آیئے ہم پڑھیں کہ توریت شریف میں کیا لکھا ہے:

مصر سے نکلنے کا راستہ

پھر موسیٰ نے لوگوں سے کہا، "اِس دن کو یاد رکھو جب تم رب کی عظیم قدرت کے باعث مصر کی غلامی سے نکلے۔"

جب فرعون نے اسرائیلی قوم کو جانے دیا تو اللہ اُنہیں فلستیوں کے علاقے میں سے گزرنے والے راستے سے لے کر نہ گیا، اگرچہ اُس پر چلتے ہوئے وہ جلد ہی ملکِ کنعان پہنچ جاتے۔ بلکہ رب نے کہا، "اگر اُس راستے پر چلیں گے تو اُنہیں دوسروں سے لڑنا پڑے گا۔ ایسا نہ ہو کہ وہ اِس وجہ سے اپنا ارادہ بدل کر مصر لوٹ جائیں۔" اِس لئے اللہ اُنہیں دوسرے راستے سے لے کر گیا، اور وہ ریگستان کے راستے سے بحرِ قُلزم کی طرف بڑھے۔ مصر سے نکلتے وقت مرد مسلح تھے۔

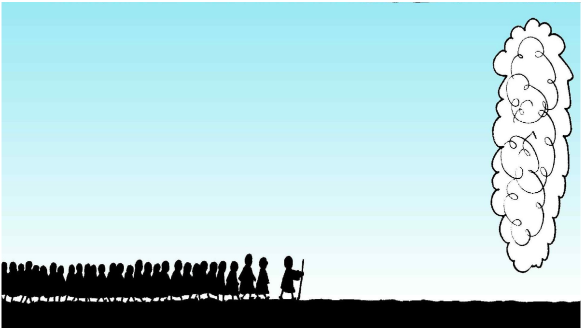

رب اُن کے آگے آگے چلتا گیا، دن کے وقت بادل کے ستون میں تاکہ اُنہیں راستے کا پتا لگے اور رات کے وقت آگ کے ستون

میں تاکہ اُنہیں روشنی ملے۔ یوں وہ دن اور رات سفر کر سکتے تھے۔ دن کے وقت بادل کا ستون اور رات کے وقت آگ کا ستون اُن کے سامنے رہا۔ وہ کبھی بھی اپنی جگہ سے نہ ہٹا۔

تب رب نے موسیٰ سے کہا، ”اسرائیلیوں کو کہہ دینا کہ وہ پیچھے مُڑ کر مجدال اور سمندر کے بیچ یعنی فی ہخیروت کے نزدیک رُک جائیں۔ وہ بعل صفون کے مقابل ساحل پر اپنے خیمے لگائیں۔ یہ دیکھ کر فرعون سمجھے گا کہ اسرائیلی راستہ بھول کر آوارہ پھر رہے ہیں اور کہ ریگستان نے چاروں

طرف اُنہیں گھیر رکھا ہے۔[..]. لیکن مَیں فرعون اور اُس کی پوری فوج پر اپنا جلال ظاہر کروں گا۔ مصری جان لیں گے کہ مَیں ہی رب ہوں۔“ اسرائیلیوں نے ایسا ہی کیا۔

جب مصر کے بادشاہ کو اطلاع دی گئی کہ اسرائیلی ہجرت کر گئے ہیں تو اُس نے اور اُس کے درباریوں نے اپنا خیال بدل کر کہا، ”ہم نے کیا کِیا ہے؟ ہم نے اُنہیں جانے دیا ہے، اور اب ہم اُن کی خدمت سے محروم ہو گئے ہیں۔“ چنانچہ بادشاہ نے اپنا جنگی رتھ تیار کروایا اور اپنی فوج کو لے کر نکلا۔ وہ 600 بہترین قسم کے رتھ اور مصر کے باقی تمام رتھوں کو ساتھ لے گیا۔ تمام رتھوں پر افسران مقرر تھے۔

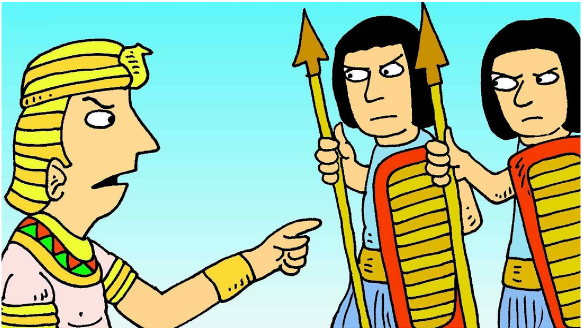

جب اسرائیلیوں نے فرعون اور اُس کی فوج کو اپنی طرف بڑھتے دیکھا تو وہ سخت گھبرا گئے اور مدد کے لئے رب کے سامنے چیخنے چلّانے لگے۔ اُنھوں نے موسیٰ سے کہا، "کیا مصر میں قبروں کی کمی تھی کہ آپ ہمیں ریگستان میں لے آئے ہیں؟ ہمیں مصر سے نکال کر آپ نے ہمارے ساتھ کیا کِیا ہے؟ کیا ہم نے مصر میں آپ سے درخواست نہیں کی تھی کہ مہربانی کر کے ہمیں چھوڑ دیں، ہمیں مصریوں کی خدمت کرنے دیں؟ یہاں آ کر ریگستان میں مر جانے کی نسبت بہتر ہوتا کہ ہم مصریوں کے غلام رہتے۔"

لیکن موسیٰ نے جواب دیا، "مت گھبراؤ۔ آرام سے کھڑے رہو اور دیکھو کہ رب تمہیں آج کس طرح بچائے گا۔ رب تمہارے لئے لڑے گا۔ تمہیں بس، چپ رہنا ہے۔"

پھر رب نے موسیٰ سے کہا، "تُو میرے سامنے کیوں چیخ رہا ہے؟ اسرائیلیوں کو آگے بڑھنے کا حکم دے۔ اپنی لاٹھی کو پکڑ کر اُسے سمندر کے اوپر اُٹھا تو وہ دو حصوں میں بٹ جائے گا۔ اسرائیلی خشک زمین پر سمندر میں سے گزریں گے۔

اللہ کا فرشتہ اسرائیلی لشکر کے آگے آگے چل رہا تھا۔ اب وہ وہاں سے ہٹ کر اُن کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ بادل کا ستون بھی لوگوں کے

آگے سے ہٹ کر اُن کے پیچھے جا کھڑا ہوا۔ اِس طرح بادل مصریوں اور اسرائیلیوں کے لشکروں کے درمیان آ گیا۔ پوری رات مصریوں کی طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا جبکہ اسرائیلیوں کی طرف روشنی تھی۔ اِس لئے مصری پوری رات کے دوران اسرائیلیوں کے قریب نہ آ سکے۔

موسیٰ نے اپنا ہاتھ سمندر کے اوپر اُٹھایا تو رب نے مشرق سے تیز آندھی چلائی۔ آندھی تمام رات چلتی رہی۔

اُس نے سمندر کو پیچھے ہٹا کر اُس کی تہہ خشک کر دی۔ سمندر دو حصوں میں بٹ گیا تو اسرائیلی سمندر میں سے خشک زمین پر چلتے ہوئے گزر گئے۔ اُن کے دائیں اور بائیں طرف پانی دیوار کی طرح کھڑا رہا۔

جب مصریوں کو پتا چلا تو فرعون کے تمام گھوڑے، رتھ اور گھڑسوار بھی اُن کے پیچھے پیچھے سمندر میں چلے گئے۔ صبح سویرے ہی رب نے بادل اور آگ کے ستون سے مصر کی فوج پر نگاہ کی اور اُس میں ابتری پیدا کر دی۔ اُن کے رتھوں کے پہیے نکل گئے تو اُن پر قابو پانا مشکل ہو گیا۔ مصریوں نے کہا، ”آؤ، ہم اسرائیلیوں سے بھاگ جائیں، کیونکہ رب اُن کے ساتھ ہے۔ وہی مصر کا مقابلہ کر رہا ہے۔“

تب رب نے موسیٰ سے کہا، ”اپنا ہاتھ سمندر کے اوپر اُٹھا۔ پھر پانی واپس آ کر مصریوں، اُن کے رتھوں اور گھڑسواروں کو ڈبو دے گا۔“ موسیٰ نے اپنا ہاتھ سمندر کے اوپر اُٹھایا تو دن نکلتے وقت پانی معمول کے مطابق بہنے لگا، اور جس طرف مصری بھاگ رہے تھے وہاں پانی ہی

پانی تھا۔ یوں رب نے اُنہیں سمندر میں بہا کر غرق کر دیا۔ پانی واپس آ گیا۔ اُس نے رتھوں اور گھڑسواروں کو ڈھانک لیا۔ فرعون کی پوری فوج جو اسرائیلیوں کا تعاقب کر رہی تھی ڈوب کر تباہ ہو گئی۔ اُن میں سے ایک بھی نہ بچا۔

لیکن اسرائیلی خشک زمین پر سمندر میں سے گزرے۔ اُن کے دائیں اور بائیں طرف پانی دیوار کی طرح کھڑا رہا۔

اُس دن رب نے اسرائیلیوں کو مصریوں سے بچایا۔ [..]. جب اسرائیلیوں نے رب کی یہ عظیم قدرت دیکھی جو اُس نے مصریوں پر ظاہر کی تھی تو رب کا خوف اُن پر چھا گیا۔ وہ اُس پر اور اُس کے خادم موسیٰ پر اعتماد کرنے لگے۔

موسیٰ کا گیت

تب موسیٰ اور اسرائیلیوں نے رب کے لئے یہ گیت گایا،

”مَیں رب کی تمجید میں گیت گاؤں گا، کیونکہ وہ نہایت عظیم ہے۔
رب میری قوت اور میرا گیت ہے، وہ میری نجات بن گیا ہے۔
وہی میرا خدا ہے، اور مَیں اُس کی تعریف کروں گا۔
وہی میرے باپ کا خدا ہے، اور مَیں اُس کی تعظیم کروں گا۔
اے رب، کون سا معبود تیری مانند ہے؟
کون تیری طرح جلالی اور قدوس ہے؟
کون تیری طرح حیرت انگیز کام کرتا اور عظیم معجزے دکھاتا ہے؟
کوئی بھی نہیں۔
اپنی شفقت سے تُو نے عوضانہ دے کر اپنی قوم کو چھٹکارا دیا
اور اُس کی راہنمائی کی ہے،
اپنی قدرت سے تُو نے اُسے اپنی مُقدّس سکونت گاہ تک
پہنچایا ہے۔
رب ابد تک بادشاہ ہے!“

تب ہارون کی بہن مریم جو نبیہ تھی نے دف لیا، اور باقی تمام عورتیں بھی دف لے کر اُس کے پیچھے ہو لیں۔ سب گانے اور ناچنے لگیں۔

مریم نے یہ گا کر اُن کی راہنمائی کی، ”رب کی تمجید میں گیت گاؤ، کیونکہ وہ نہایت عظیم ہے۔“

سوال

- اسرائیلیوں نے بار بار خدا کے عظیم کام دیکھے تھے۔ اب جب وہ مصر سے نکلنے لگے تو کیا اللہ نے اپنی قوم کو چھوڑ دیا؟

◄ ہرگز نہیں! خدا قدم بقدم اُن کے ساتھ چلتا رہا۔

- اُس نے کس طرح اُن کی راہنمائی کی؟

◄ وہ خود اُن کے درمیان رہا۔ دن کے وقت بادل کے ستون میں اور رات کے وقت آگ کے ستون میں۔ ساتھ ساتھ اللہ حضرت موسیٰ کو فرماتا رہا کہ اُنہیں کیا کرنا ہے اور کس طرح قوم کی راہنمائی کرنی ہے۔ بالکل اُسی طرح جس طرح ایک زبور میں لکھا ہے،

> اُس نے اپنی راہیں موسیٰ پر اور اپنے عظیم کام اسرائیلیوں پر ظاہر کیے۔ (زبور 7:103)

- کیا ہم بھی خدا کی راہنمائی کا تجربہ کر سکتے ہیں؟

◄ ضرور، جب ہم اُس کی قوم میں شامل ہو جاتے ہیں۔ خدا قوم سے کہیں دُور نہیں رہتا بلکہ وہ اپنی قوم کے درمیان ہی موجود رہتا ہے۔ اللہ بے پروا نہیں ہے۔ اُسے فکر ہے کہ اسرائیلی کس راہ پر چل رہے ہیں۔ بالکل اِسی طرح اُسے بڑی فکر ہے کہ ہم کس راہ پر چلتے ہیں۔ وہ ہمیں اچھی راہ پر لانا چاہتا ہے۔ یوں زبور میں وہ وعدہ کرتا ہے،

> مَیں تجھے تعلیم دوں گا، تجھے وہ راہ دکھاؤں گا جس پر تجھے جانا ہے۔ مَیں تجھے مشورہ دے کر تیری دیکھ بھال کروں گا۔
>
> (زبور 8:32)

اِس لئے ہم حضرت داؤد کے ساتھ دعا کر سکتے ہیں،

> اپنی سچائی کے مطابق میری راہنمائی کر، مجھے تعلیم دے۔ کیونکہ تُو میری نجات کا خدا ہے۔ (زبور 5-4:25)

- لیکن لگتا ہے کہ خدا سے غلطی ہوئی ہے، کہ وہ اسرائیلی قوم کو غلط راہ پر لایا ہے۔ کیونکہ چلتے چلتے اُن کو پتہ چلتا ہے کہ اُن کے سامنے سمندر ہے جبکہ دشمن اُن کا پیچھا کر رہا ہے۔ مصری فوج پہنچنے والے ہیں، اور کوئی سہارا نہیں۔ بچنے کا راستہ کہیں دکھائی نہیں دیتا۔ اسرائیلیوں کی موت یقینی لگتی ہے۔ اگر ہمارے ساتھ ایسا ہوتا تو ہم کیا کرتے؟ کیا ہم مطمئن رہتے یا پریشان ہو جاتے؟
  - ◄ بے شک ہم ڈر کے مارے پگھلنے لگتے۔
- اسرائیلیوں نے کیا محسوس کیا؟
  - ◄ وہ بھی سخت ڈر گئے۔
- یہ خطرہ دیکھ کر اُنہوں نے کیا کیا؟
  - ◄ وہ گالیاں کسنے لگے۔ حضرت موسیٰ کو بُرا بھلا کہنے لگے۔ کہنے لگے کہ تُو نے ہمیں اِس پھندے میں کیوں پھنسایا؟

- حضرت موسیٰ نے جواب میں کیا کِیا؟
  - ◄ اِس کا صرف ایک صحیح جواب تھا اور وہ تھا خدا سے التجا۔
- کیوں؟
  - ◄ اللّٰہ نے تو وعدہ کیا تھا کہ وہ اسرائیلی قوم کو مصر کے ظلم و ستم سے بچائے گا۔ بے شک حضرت موسیٰ کو بھی سخت ڈر اور پریشانی تھی۔مگر اُنہوں نے اپنی پریشانی اپنے خدا کے سامنے رکھ کر قوم کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ خدا پر بھروسا رکھے،

> "مت گھبراؤ۔ آرام سے کھڑے رہو اور دیکھو کہ رب تمہیں آج کس طرح بچائے گا۔ رب تمہارے لئے لڑے گا۔تمہیں بس، چپ رہنا ہے۔" (خروج 15:13-14)

تب خدا نے نجات کا اپنا منصوبہ اُن پر ظاہر کر کے اُنہیں سمندر میں سے گزرنے دیا۔

- قوم نے کیا جواب دیا؟

◄ لوگ نجات کے اِس منصوبے پر اعتماد کر کے سمندر میں سے گزر گئے۔ اُنہوں نے اللہ کے کلام پر بھروسا کیا۔ اُن کا ایمان پختہ تھا کہ ہم سمندر کی تہہ پر چلتے چلتے دوسرے ساحل تک پہنچیں گے۔ یوں لکھا ہے،

> یہ ایمان کا کام تھا کہ اسرائیلی بحرِ قُلزم میں سے یوں گزر سکے جیسے کہ یہ خشک زمین تھی۔ جب مصریوں نے یہ کرنے کی کوشش کی تو وہ ڈوب گئے۔ (عبرانیوں 29:11)

حضرت داؤد بھی ایک زبور میں فرماتے ہیں،

> تجھ پر ہمارے باپ دادا نے بھروسا رکھا، اور جب بھروسا رکھا تو تُو نے اُنہیں رِہائی دی۔ جب اُنہوں نے مدد کے لئے تجھے پکارا تو بچنے کا راستہ کھل گیا۔ جب اُنہوں نے تجھ پر اعتماد کیا تو شرمندہ نہ ہوئے۔ (زبور 22:4-5)

قوم کو خدا پر بھروسا ہے، اور اِس بنا پر وہ اپنی قوم کو بچاتا ہے۔ اُس کا یہ معجزہ زبور میں بھی بیان کیا گیا ہے،

> تو بھی اُس نے اُنہیں اپنے نام کی خاطر بچایا، کیونکہ وہ اپنی قدرت کا اظہار کرنا چاہتا تھا۔ اُس نے بحرِ قُلزم کو جھڑکا تو وہ خشک ہو گیا۔ اُس نے اُنہیں سمندر کی گہرائیوں میں سے یوں گزرنے دیا جس طرح ریگستان میں سے۔ اُس نے اُنہیں نفرت کرنے والے کے ہاتھ سے چھڑایا اور عوضانہ دے کر دشمن کے ہاتھ سے رِہا کیا۔ (زبور 106:8-10)

آئیے، ہم بھی اللّٰہ کے حضور آئیں جب ہم پریشانیوں سے گھرے رہتے ہیں۔ جب کبھی حضرت داؤد کو ڈر لگتا تو وہ خدا کے حضور آ کر التجا کرتا اور نتیجے میں مدد ملتی تھی۔

> لیکن جب خوف مجھے اپنی گرفت میں لے لے تو مَیں تجھ پر ہی بھروسا رکھتا ہوں۔ اللہ کے کلام پر میرا فخر ہے، اللہ پر میرا بھروسا ہے۔ مَیں ڈروں گا نہیں، کیونکہ فانی انسان مجھے کیا نقصان پہنچا سکتا ہے؟ (زبور 56:3-4)

یسعیاہ نبی بھی اِس پر زور دیتا ہے کہ ہم نہ ڈریں بلکہ پریشانی کے وقت خدا کی طرف رجوع لائیں، اُسی کو تکتے رہیں۔

> دھڑکتے ہوئے دلوں سے کہو، "حوصلہ رکھو، مت ڈرو۔ دیکھو، تمہارا خدا [..]. تمہیں بچانے کے لئے آ رہا ہے۔" (یسعیاہ 35:4)

حضرت عیسیٰ کو بھی معلوم ہے کہ ہم جو انسان ہیں ہمیشہ پریشان رہتے ہیں۔ اِس لئے وہ فرماتے ہیں،

> تمہارا دل نہ گھبرائے۔ تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو، مجھ پر بھی ایمان رکھو۔ (یوحنا 14:1)

ایک بار جب پولس رسول کو مرنے کا خطرہ تھا تو اُنہوں نے بعد میں لکھا،

> ہم نے محسوس کیا کہ ہمیں سزائے موت دی گئی ہے۔لیکن یہ اِس لئے ہوا تاکہ ہم اپنے آپ پر بھروسا نہ کریں بلکہ اللہ پر جو مُردوں کو زندہ کر دیتا ہے۔ اُسی نے ہمیں ایسی ہیبت ناک موت سے بچایا اور وہ آئندہ بھی ہمیں بچائے گا۔ اور ہم نے اُس پر اُمید رکھی ہے کہ وہ ہمیں ایک بار پھر بچائے گا۔
>
> (2 کُرِنتھیوں 1:9-10)

آج بھی خدا چاہتا ہے کہ ہم اُس پر پورا بھروسا رکھیں۔ نہ وہ اِس سے زیادہ مانگتا ہے نہ کم۔

> لیکن مَیں تیری شفقت پر بھروسا رکھتا ہوں، میرا دل تیری نجات دیکھ کر خوشی منائے گا۔ مَیں رب کی تمجید میں گیت گاؤں گا، کیونکہ اُس نے مجھ پر احسان کیا ہے۔ (زبور 13:5-6)

نجات پانے پر اسرائیلی قوم نے اللّٰہ کا شکر کر کے اُس کی تمجید کی۔ حضرت موسیٰ نے اُس کی تعریف میں ایک گیت بھی لکھا۔ حضرت داؤد اپنے زبوروں میں بھی بار بار اپنے خدا کی حمد و ثنا کرتا ہے۔

> رب کی تمجید ہو، کیونکہ اُس نے میری التجا سن لی۔
> رب میری قوت اور میری ڈھال ہے۔
> اُس پر میرے دل نے بھروسا رکھا، اُس سے مجھے مدد ملی ہے۔
> میرا دل شادیانہ بجاتا ہے، مَیں گیت گا کر اُس کی ستائش کرتا ہوں۔ (زبور 28:6-7)

- کیا اسرائیلی یہ تمام عظیم کام دیکھ کر اب سے خدا پر بھروسا رکھتے اور اُس کی ستائش کرتے رہے؟
  - ◄ آئیے ہم دیکھتے ہیں کہ اِس کے بعد کیا ہوا۔

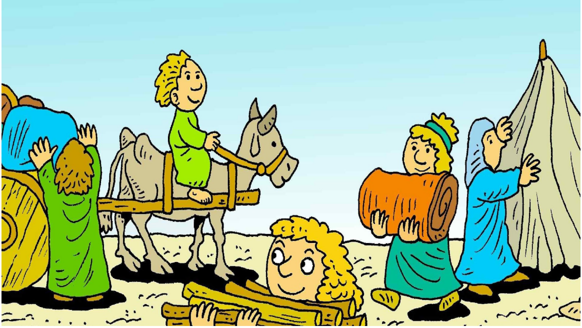

مَن اور بٹیریں

اِس کے بعد اسرائیل کی پوری جماعت ایلیم سے سفر کر کے صین کے ریگستان میں پہنچی [..]۔ ریگستان میں تمام لوگ پھر موسیٰ اور ہارون کے خلاف بڑبڑانے لگے۔ اُنہوں نے کہا، ”کاش رب ہمیں مصر میں ہی مار ڈالتا! وہاں ہم کم از کم جی بھر کر گوشت اور روٹی تو کھا سکتے تھے۔ آپ ہمیں صرف اِس لئے ریگستان میں لے آئے ہیں کہ ہم سب بھوکے مر جائیں۔“

تب رب نے موسیٰ سے کہا، ”مَیں آسمان سے تمہارے لئے روٹی برساؤں گا۔ ہر روز لوگ باہر جا کر اُسی دن کی ضرورت کے مطابق کھانا

جمع کریں۔ اِس سے مَیں اُنہیں آزما کر دیکھوں گا کہ آیا وہ میری سنتے ہیں کہ نہیں۔ ہر روز وہ صرف اُتنا کھانا جمع کریں جتنا کہ ایک دن کے لئے کافی ہو۔ لیکن چھٹے دن جب وہ کھانا تیار کریں گے تو وہ اگلے دن کے لئے بھی کافی ہو گا۔"

موسیٰ اور ہارون نے اسرائیلیوں سے کہا، "آج شام کو تم جان لو گے کہ رب ہی تمہیں مصر سے نکال لایا ہے۔ اور کل صبح تم رب کا جلال دیکھو گے۔ اُس نے تمہاری شکایتیں سن لی ہیں، کیونکہ اصل میں تم ہمارے خلاف نہیں بلکہ رب کے خلاف بڑبڑا رہے ہو۔ پھر بھی رب تم کو شام کے وقت گوشت اور صبح کے وقت وافر روٹی دے گا، کیونکہ

اُس نے تمہاری شکایتیں سن لی ہیں۔ تمہاری شکایتیں ہمارے خلاف نہیں بلکہ رب کے خلاف ہیں۔"

موسیٰ نے ہارون سے کہا، "اسرائیلیوں کو بتانا، 'رب کے سامنے حاضر ہو جاؤ، کیونکہ اُس نے تمہاری شکایتیں سن لی ہیں'۔"

جب ہارون پوری جماعت کے سامنے بات کرنے لگا تو لوگوں نے پلٹ کر ریگستان کی طرف دیکھا۔ وہاں رب کا جلال بادل میں ظاہر ہوا۔ رب نے موسیٰ سے کہا، "مَیں نے اسرائیلیوں کی شکایت سن لی ہے۔ اُنہیں بتا، 'آج جب سورج غروب ہونے لگے گا تو تم گوشت کھاؤ گے

اور کل صبح پیٹ بھر کر روٹی۔ پھر تم جان لو گے کہ مَیں رب تمہارا خدا ہوں۔"

اُسی شام بٹیروں کے غول آئے جو پوری خیمہ گاہ پر چھا گئے۔ اور اگلی صبح خیمے کے چاروں طرف اوس پڑی تھی۔ جب اوس سوکھ گئی تو برف کے گالوں جیسے پتلے دانے پالے کی طرح زمین پر پڑے تھے۔ جب اسرائیلیوں نے اُسے دیکھا تو ایک دوسرے سے پوچھنے لگے، "مَن ہُو؟" یعنی "یہ کیا ہے؟" کیونکہ وہ نہیں جانتے تھے کہ یہ کیا چیز ہے۔

موسیٰ نے اُن کو سمجھایا، "یہ وہ روٹی ہے جو رب نے تمہیں کھانے کے لئے دی ہے۔ رب کا حکم ہے کہ ہر ایک اُتنا جمع کرے جتنا اُس

کے خاندان کو ضرورت ہو۔ اپنے خاندان کے ہر فرد کے لئے دو لٹر جمع کرو۔"

اسرائیلیوں نے ایسا ہی کیا۔ بعض نے زیادہ اور بعض نے کم جمع کیا۔ لیکن جب اُسے ناپا گیا تو ہر ایک آدمی کے لئے کافی تھا۔ جس نے زیادہ جمع کیا تھا اُس کے پاس کچھ نہ بچا۔ لیکن جس نے کم جمع کیا تھا اُس کے پاس بھی کافی تھا۔

اسرائیلیوں نے اِس خوراک کا نام 'مَن' رکھا۔ اُس کے دانے دھنئے کی مانند سفید تھے، اور اُس کا ذائقہ شہد سے بنے کیک کی مانند تھا۔

چٹان سے پانی

پھر اسرائیل کی پوری جماعت صین کے ریگستان سے نکلی۔ رب جس طرح حکم دیتا رہا وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ سفر کرتے رہے۔ رفیدیم میں اُنھوں نے خیمے لگائے۔

وہاں پینے کے لئے پانی نہ ملا۔ اِس لئے وہ موسیٰ کے ساتھ یہ کہہ کر جھگڑنے لگے، "ہمیں پینے کے لئے پانی دو۔"

موسیٰ نے جواب دیا، "تم مجھ سے کیوں جھگڑ رہے ہو؟ رب کو کیوں آزما رہے ہو؟"

لیکن لوگ بہت پیاسے تھے۔ وہ موسیٰ کے خلاف بڑبڑانے سے باز نہ آئے بلکہ کہا، "آپ ہمیں مصر سے کیوں لائے ہیں؟ کیا اِس لئے کہ ہم اپنے بچوں اور ریوڑوں سمیت پیاسے مر جائیں؟"

تب موسیٰ نے رب کے حضور فریاد کی، "مَیں اِن لوگوں کے ساتھ کیا کروں؟ حالات ذرا بھی اَور بگڑ جائیں تو وہ مجھے سنگسار کر دیں گے۔"

رب نے موسیٰ سے کہا، ”کچھ بزرگ ساتھ لے کر لوگوں کے آگے آگے چل۔ وہ لاٹھی بھی ساتھ لے جا جس سے تُو نے دریائے نیل کو مارا تھا۔ مَیں حورب یعنی سینا پہاڑ کی ایک چٹان پر تیرے سامنے کھڑا ہوں گا۔ لاٹھی سے چٹان کو مارنا تو اُس سے پانی نکلے گا اور لوگ پی سکیں گے۔“

موسیٰ نے اسرائیل کے بزرگوں کے سامنے ایسا ہی کیا۔ اُس نے اُس جگہ کا نام ’مسّہ اور مریبہ‘ یعنی ’آزمانا اور جھگڑنا‘ رکھا، کیونکہ وہاں اسرائیلی بڑبڑائے اور یہ پوچھ کر رب کو آزمایا کہ کیا رب ہمارے درمیان ہے کہ نہیں؟

سوال

- کیا اسرائیلی ہمیشہ خدا پر بھروسا رکھتے رہے؟ کیا وہ ہر وقت خدا کی طرف دیکھتے رہے؟

◄ ہرگز نہیں۔ جوں ہی اُنہیں کسی مصیبت کا سامنا کرنا پڑتا تو اُنہیں اللّٰہ کی مدد اور عظیم کام یاد نہ رہتے۔ وہ اپنی پریشانیاں خدا کو پیش کر کے اُس کی مدد مانگنا بھول جاتے تھے۔

- اِس کے برعکس وہ کیا کرتے تھے؟

◄ جب بھی اُنہیں دقت محسوس ہوتی تو وہ شکایت کرتے اور حضرت موسیٰ سے ناراض ہو کر اُن پر الزام لگاتے۔ اُنہیں یاد نہ رہتا کہ اُنہیں خدا پر بھروسا رکھنا اور اُس سے التجا کرنا چاہئے۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ تم مجھ سے نہیں بلکہ اللّٰہ سے شکایت کر رہے ہو۔

ہم زبور میں بھی یہ کچھ پڑھتے ہیں، کہ خدا کی قوم کتنی بے وفا رہی اور کہ خدا اِس کے باوجود کتنا وفادار رہا۔ اُس نے بار بار

حضرت موسیٰ کی سنی جب اُسے بڑبڑاتی قوم کی سفارش کرنی پڑی۔

> ملکِ مصر کے علاقے ضُعن میں اُس نے اُن کے باپ دادا کے دیکھتے دیکھتے معجزے کئے تھے۔ سمندر کو چیر کر اُس نے اُنہیں اُس میں سے گزرنے دیا، اور دونوں طرف پانی مضبوط دیوار کی طرح کھڑا رہا۔ دن کو اُس نے بادل کے ذریعے اور رات بھر چمک دار آگ سے اُن کی قیادت کی۔ ریگستان میں اُس نے پتھروں کو چاک کر کے اُنہیں سمندر کی سی کثرت کا پانی پلایا۔ [..]. لیکن وہ اُس کا گناہ کرنے سے باز نہ آئے بلکہ ریگستان میں اللہ تعالیٰ سے سرکش رہے۔ (زبور 78:12-15،17)

جب ہمارے باپ دادا مصر میں تھے تو اُنہیں تیرے معجزوں کی سمجھ نہ آئی اور تیری متعدد مہربانیاں یاد نہ رہیں بلکہ وہ سمندر یعنی بحرِ قُلزم پر سرکش ہوئے۔ تو بھی اُس نے اُنہیں اپنے نام کی خاطر بچایا، کیونکہ وہ اپنی قدرت کا اظہار کرنا چاہتا تھا۔ [..]. تب اُنہوں نے اللہ کے فرمانوں پر ایمان لا کر اُس کی مدح سرائی کی۔ لیکن جلد ہی وہ اُس کے کام بھول گئے۔ وہ اُس کی مرضی کا انتظار کرنے کے لئے تیار نہ تھے۔ ریگستان میں شدید لالچ میں آ کر اُنہوں نے وہیں بیابان میں اللہ کو آزمایا۔ تب اُس نے اُن کی درخواست پوری کی ۔ (زبور 106:7-8،12-15)

مالکوں کے مالک کا شکر کرو، کیونکہ اُس کی شفقت ابدی ہے۔ جو اکیلا ہی عظیم معجزے کرتا ہے اُس کا شکر کرو، کیونکہ اُس کی شفقت ابدی ہے۔ [..]. آسمان کے خدا کا شکر کرو، کیونکہ اُس کی شفقت ابدی ہے۔ (زبور 136:3-4،26)

خدا نے اپنی قوم کو مصر کی غلامی سے نکال کر چھڑایا۔ وہ اپنی قوم سے محبت رکھتا، اُس کی مدد کرتا اور اُسے سب کچھ مہیا کرتا ہے۔ وہ اُس سے رفاقت رکھنا چاہتا ہے۔ تاہم اسرائیلی اپنے خدا کو بھول کر گناہ کرتے تھے۔ وہ یوں گناہ کرتے تھے جس طرح تمام انسان حضرت آدم اور حوا سے لے کر آج تک کرتے آئے ہیں۔

خدا چاہتا ہے کہ ہم اُس پر بھروسا رکھیں، تسلیم کریں کہ وہ ہمارا خدا اور ہمارا نجات دینے والا ہے۔ وہ یہ بھی چاہتا ہے کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ نہ جھگڑیں بلکہ صلح سلامتی کی زندگی گزاریں۔ اِس لئے اُس نے حضرت آدم اور حوا کی اولاد کو احکام بخش دیئے تاکہ وہ اُن کی مدد سے اُس کی مرضی کے مطابق زندگی بسر کرسکیں۔ اِس کے دس مرکزی احکام تھے۔ اِن میں سے کچھ دکھاتے ہیں کہ ہمارا اللہ کے ساتھ سلوک کیسا ہونا چاہیئے۔ دوسرے ظاہر کرتے ہیں کہ ہمارا ایک دوسرے کے ساتھ برتاؤ کیسا ہونا چاہیئے۔ آیئے ہم توریت شریف کو پڑھیں۔

کوہِ سینا

اسرائیلیوں کو مصر سے سفر کرتے ہوئے دو مہینے ہو گئے تھے۔ تیسرے مہینے کے پہلے ہی دن وہ سینا کے ریگستان میں پہنچے۔ وہاں اُنہوں نے ریگستان میں پہاڑ کے قریب ڈیرے ڈالے۔

تب موسیٰ پہاڑ پر چڑھ کر اللہ کے پاس گیا۔ اللہ نے پہاڑ پر سے موسیٰ کو پکار کر کہا، ”یعقوب کے گھرانے بنی اسرائیل کو بتا، ’تم نے دیکھا ہے کہ مَیں نے مصریوں کے ساتھ کیا کچھ کیا، اور کہ مَیں تم کو

عقاب کے پَروں پر اُٹھا کر یہاں اپنے پاس لایا ہوں۔ چنانچہ اگر تم میری سنو اور میرے عہد کے مطابق چلو تو پھر تمام قوموں میں سے میری خاص ملکیت ہو گے۔ گو پوری دنیا میری ہی ہے، لیکن تم میرے لئے مخصوص اماموں کی بادشاہی اور مُقدّس قوم ہو گے۔' اب جا کر یہ ساری باتیں اسرائیلیوں کو بتا۔"

موسیٰ نے پہاڑ سے اُتر کر اور قوم کے بزرگوں کو بُلا کر اُنہیں وہ تمام باتیں بتائیں جو کہنے کے لئے رب نے اُسے حکم دیا تھا۔ جواب میں پوری قوم نے مل کر کہا، "ہم رب کی ہر بات پوری کریں گے جو اُس نے فرمائی ہے۔" موسیٰ نے پہاڑ پر لوٹ کر رب کو قوم کا جواب بتایا۔

جب وہ پہنچا تو رب نے موسیٰ سے کہا، "مَیں گھنے بادل میں تیرے پاس آؤں گا تاکہ لوگ مجھے تجھ سے ہم کلام ہوتے ہوئے سنیں۔ پھر وہ ہمیشہ تجھ پر بھروسا رکھیں گے۔"

تب موسیٰ نے رب کو وہ تمام باتیں بتائیں جو لوگوں نے کی تھیں۔ رب نے موسیٰ سے کہا، "اب لوگوں کے پاس لوٹ کر آج اور کل اُنہیں میرے لئے مخصوص و مُقدّس کر۔ وہ اپنے لباس دھو کر تیسرے

دن کے لئے تیار ہو جائیں، کیونکہ اُس دن رب لوگوں کے دیکھتے دیکھتے کوہِ سینا پر اُترے گا۔ لوگوں کی حفاظت کے لئے چاروں طرف پہاڑ کی حدیں مقرر کر۔ اُنہیں خبردار کر کہ حدود کو پار نہ کرو۔ نہ پہاڑ پر چڑھو، نہ اُس کے دامن کو چھوؤ۔ جو بھی اُسے چھوئے وہ ضرور مارا جائے۔

تیسرے دن صبح پہاڑ پر گھنا بادل چھا گیا۔ بجلی چمکنے لگی، بادل گرجنے لگا اور نرسنگے کی نہایت زوردار آواز سنائی دی۔ خیمہ گاہ میں لوگ لرز

اُٹھے۔ تب موسیٰ لوگوں کو اللہ سے ملنے کے لئے خیمہ گاہ سے باہر پہاڑ کی طرف لے گیا، اور وہ پہاڑ کے دامن میں کھڑے ہوئے۔ سینا پہاڑ دھوئیں سے ڈھکا ہوا تھا، کیونکہ رب آگ میں اُس پر اُتر آیا۔ پہاڑ سے دھواں اِس طرح اُٹھ رہا تھا جیسے کسی بھٹے سے اُٹھتا ہے۔ پورا پہاڑ شدت سے لرزنے لگا۔ نرسنگے کی آواز تیز سے تیز تر ہوتی گئی۔ موسیٰ بولنے لگا اور اللہ اُسے اونچی آواز میں جواب دیتا رہا۔

لوگ گھبرا جاتے ہیں

جب باقی تمام لوگوں نے بادل کی گرج اور نرسنگے کی آواز سنی اور بجلی کی چمک اور پہاڑ سے اُٹھتے ہوئے دھوئیں کو دیکھا تو وہ خوف کے مارے کانپنے لگے اور پہاڑ سے دُور کھڑے ہو گئے۔ اُنہوں نے موسیٰ سے کہا، "آپ ہی ہم سے بات کریں تو ہم سنیں گے۔لیکن اللّٰہ کو ہم سے بات نہ کرنے دیں ورنہ ہم مر جائیں گے۔"

لیکن موسیٰ نے اُن سے کہا، "مت ڈرو، کیونکہ رب تمہیں جانچنے کے لئے آیا ہے، تاکہ اُس کا خوف تمہاری آنکھوں کے سامنے رہے اور تم گناہ نہ کرو۔" لوگ دُور ہی رہے جبکہ موسیٰ اُس گہری تاریکی کے قریب گیا جہاں اللّٰہ تھا۔

دس احکام

تب اللہ نے یہ تمام باتیں فرمائیں،

- "مَیں رب تیرا خدا ہوں جو تجھے ملکِ مصر کی غلامی سے نکال لایا۔ میرے سوا کسی اَور معبود کی پرستش نہ کرنا۔
- اپنے لئے بُت نہ بنانا۔ کسی بھی چیز کی مورت نہ بنانا، چاہے وہ آسمان میں، زمین پر یا سمندر میں ہو۔ نہ بُتوں کی پرستش، نہ اُن کی خدمت کرنا، کیونکہ مَیں تیرا رب غیور خدا ہوں۔ جو مجھ سے نفرت کرتے ہیں اُنہیں مَیں تیسری اور چوتھی پشت تک سزا دوں گا۔ لیکن جو مجھ سے محبت رکھتے اور میرے احکام پورے کرتے ہیں اُن پر مَیں ہزار پُشتوں تک مہربانی کروں گا۔
- رب اپنے خدا کا نام بےمقصد یا غلط مقصد کے لئے استعمال نہ کرنا۔ جو بھی ایسا کرتا ہے اُسے رب سزا دیئے بغیر نہیں چھوڑے گا۔
- سبت کے دن کا خیال رکھنا۔ اُسے اِس طرح منانا کہ وہ مخصوص و مُقدّس ہو۔ ہفتے کے پہلے چھ دن اپنا کام کاج کر، لیکن ساتواں دن

رب تیرے خدا کا آرام کا دن ہے۔ اُس دن کسی طرح کا کام نہ کرنا۔ نہ تُو، نہ تیرا بیٹا، نہ تیری بیٹی، نہ تیرا نوکر، نہ تیری نوکرانی اور نہ تیرے مویشی۔ جو پردیسی تیرے درمیان رہتا ہے وہ بھی کام نہ کرے۔ کیونکہ رب نے پہلے چھ دن میں آسمان و زمین، سمندر اور جو کچھ اُن میں ہے بنایا لیکن ساتویں دن آرام کیا۔ اِس لئے رب نے سبت کے دن کو برکت دے کر مقرر کیا کہ وہ مخصوص اور مُقدّس ہو۔

- اپنے باپ اور اپنی ماں کی عزت کرنا۔ پھر تُو اُس ملک میں جو رب تیرا خدا تجھے دینے والا ہے دیر تک جیتا رہے گا۔
- قتل نہ کرنا۔
- زنا نہ کرنا۔
- چوری نہ کرنا۔
- اپنے پڑوسی کے بارے میں جھوٹی گواہی نہ دینا۔
- اپنے پڑوسی کے گھر کا لالچ نہ کرنا۔ نہ اُس کی بیوی کا، نہ اُس کے نوکر کا، نہ اُس کی نوکرانی کا، نہ اُس کے بَیل اور نہ اُس کے گدھے کا بلکہ اُس کی کسی بھی چیز کا لالچ نہ کرنا۔“

تب رب نے موسیٰ سے کہا، ”اسرائیلیوں کو بتا، ’تم نے خود دیکھا کہ مَیں نے آسمان پر سے تمہارے ساتھ باتیں کی ہیں۔ چنانچہ میری پرستش کے ساتھ ساتھ اپنے لئے سونے یا چاندی کے بُت نہ بناؤ۔ میرے لئے مٹی کی قربان گاہ بنا کر اُس پر اپنی بھیڑبکریوں اور گائے بَیلوں کی بھسم ہونے والی اور سلامتی کی قربانیاں چڑھانا۔ مَیں تجھے وہ جگہیں دکھاؤں گا جہاں میرے نام کی تعظیم میں قربانیاں پیش کرنی ہیں۔ ایسی تمام جگہوں پر مَیں تیرے پاس آ کر تجھے برکت دوں گا۔ [..]. جو بھی ہدایت مَیں نے دی ہے اُس پر عمل کر۔

سوال

اب قوم کو خدا کا تجربہ ہوا تھا، اور اُنہیں اُن احکام کی سمجھ آئی جو اللہ نے دیا تھا۔

- کیا وہ اب سے اِن احکام کے تحت رہے؟
- کیا اب سے اسرائیلیوں کو خدا اور اُس کی باتیں یاد رہیں؟
- کیا وہ اب سے گناہ کرنے سے باز رہے؟
- کیا وہ اب سے یوں زندگی گزارنے لگے کہ خدا اُن سے رفاقت رکھ سکے؟
- آپ کا کیا خیال ہے؟

جو مزید تفصیل سے حضرت موسیٰ کے بارے میں پڑھنا چاہتا ہے وہ توریت میں خروج 13 سے لے کر 20 تک پڑھے۔